ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

۱۹ فروری ۱۹۰۵ء

آج کا دن اپنے شان میں ایک مبارک دن تھا کیونکہ غالباً ۶ ماہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مغرب اور عشا کے درمیان مجلس فرمائی اور جو رسالہ دربارہ فتح مقدمہ حضور تصنیف فرما رہے ہیں اُس کے مجوزہ مضامین کا مختصر تذکرہ فرمایا۔

اسکے بعد ایک صاحب نے دریافت کیا۔ کہ ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا۔ مگر وہ عورت کہتی تھی تو اپنی نصف نیکیاں مجھے دیدے تو بخشدوں۔ خاوند کہتا رہا۔ کہ میرے پاس حسنات بہت کم ہیں بلکہ بالکل ہی نہیں ہیں۔ اب وہ عورت مرگئی ہے۔ خاوند کیا کرے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ اُسے چاہیئے کہ اُسکا مہر اُسکے وارثوں کو دیدے۔ اگر اُسکی اولاد ہے تو اولاد اور وارثوں سے ہی شرعی حصہ لے سکتی ہے اور علی ہذالقیاس خاوند بھی لے سکتا ہے۔

لطیفہ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اثنا گفتگو میں ذکر کیا۔ کہ یہ ایک لطیف بات ہے کہ جسقدر مجدد گذرے ہیں ان کے ناموں میں محمد یا احمد کی جزو ضروری ہوتی ہے۔ قسطنطنیہ میں عجیب قسم کے نام لوگوں کے ہوتے ہیں مگر وہ مہدی جس نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا اسکے نام میں بھی محمد کا لفظ تھا

معجزات میں افراط و تفریط موجودہ زمانہ کے حالات پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک گروہ تو معجزات سے قطعی منکر ہے جیسے نیچری اور آریہ وغیرہ انہوں نے تفریط کا پہلو اختیار کیا ہے اور ایک گروہ وہ ہے جو کہ افراط کیطرف چلا گیا ہے جیسے کہ بعض لوگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے معجزات بیان کیا کرتے ہیں کہ ۱۲ برس کی ڈوبی ہوئی کشتی نکالی اور حضرت عزرائیل کے ہاتھ سے آسمان پر جا کر قبض شدہ ارواح چھین لیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے معجزہ کی حقیقت کو نہیں سمجھا ہے۔ معجزہ سے مراد فرقان ہے جو حق اور باطل میں تمیز کر کے دکھا دے اور خدا کی ہستی پر شاہد ناطق ہو۔

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء

ہدایت اور ضلالت خدا کے ہاتھ میں ہے مغرب کی نماز کے بعد حضور علیہ السلام نے عشاء کی نماز سے کچھ پیشتر تشریف لا کر مجلس فرمائی۔ خدا تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا تذکرہ رہا بعض کفار کی حالت پر آپ نے فرمایا۔ کہ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل انسان کے شامل حال نہ ہو تب تک اُسے ہدایت کی راہ نصیب نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ موت تک کفر ہی پر راضی رہتے ہیں اور کبھی اُنکے دل میں یہ خیال نہیں گذرتا کہ ہم غلطی پر ہیں حتیٰ کہ اسی میں مر جاتے ہیں

اسپر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان فرمایا کہ چند یوم ہوئے ایک دوست بیان کرتے تھے کہ ان کے گاؤں کی آبادی ۴۰۰ باشندوں کی تھی طاعون جو پڑی تو سب کے سب ہلاک ہو گئے صرف ۱۰ شخص بچے۔ اور ان میں سے بھی صرف ۹ کس تندرست تھے اور باقی کچھ نہ کچھ مریض ہی تھے۔ ان ۹ میں انکا چچا بھی تھا انکے دلمیں آیا کہ اسقدر عبرتناک حادثہ موت کا چونکہ گاؤں میں گذرا ہے ممکن ہے کہ چچا کا دل رقیق ہوا ہو۔ چلو اسے چلکر تبلیغ کر آویں شاید ہدایت نصیب ہو۔ باوجود اسکے کہ لوگوں نے اس طاعون زدہ گاؤں میں جانے سے روکا مگر تبلیغ حق کے جوش میں وہ چلے گئے اور جا کر اپنے چچا کو اس سلسلہ کی صداقت کی نسبت سمجھایا چچا نے یہ جواب دیا کہ اگر یہ طاعون مرزے کی مخالفت کیوجہ سے ہے تو مجھے خوشی ہے اس سے مرجانا قبول ہے بیشک مجھے طاعون ہو انجام یہ ہوا کہ وہ اور اسکا تمام بال بچہ تباہ اور ہلاک ہوگیا مگر مخالفت پر برابر آمادہ رہا اور مرتے دم تک نہ مانا۔

۲۱ فروری ۱۹۰۵ء

مغرب اور عشاء کے مابین حسب دستور قریب ایک گھنٹہ کے حضور نے مجلس فرمائی۔ اول رسالہ زیر تصنیف کا ذکر رہا۔

فارغ نشینی اچھی نہیں فرمایا کہ اول بوجہ علالت طبع کے فارغ نشینی رہی اب خدا نے کچھ صحت عطا فرمائی ہے تو قلم میں بھی قوت آگئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ صحت رکھے تو فارغ نشینی اچھی نہیں ہے۔ بندہ اگر خدمت ہی کرتا رہے تو خوب ہے۔

دہریت کا علاج نبوت سے ہے فرمایا کہ دہریہ پن کو اگر کوئی شے جلا سکتی ہے تو وہ صرف انبیا کا وجود ہے ورنہ عقلی دلائل سے وہاں کچھ نہیں بنتا کیونکہ عقل کی حد سے تو پیشتر ہی گذر کر وہ دہریہ بنتا ہے پھر عقل کی پیش اسکے آگے کب چلتی ہے

خدا نمائی کی ضرورت فرمایا کہ آجکل خدا نمائی کی بڑی ضرورت ہے درحصل اگر دیکھا جاوے تو خدا کی ہستی سے انکار ہو رہا ہے۔ بہت لوگوں کو یہ خیال ہے کہ کیا ہم خدا کی ہستی کے قائل نہیں ہیں وہ اپنے زعم میں تو سمجھتے ہیں کہ خدا کو وہ مانتے ہیں۔ لیکن ذرا غور سے ایک قدم رکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ وہ درحقیقت قائل نہیں ہیں کیونکہ اور اشیا کے وجود کے قائل ہونے سے جو حرکات اور افعال انسے صادر ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے وجود کے قائل ہونے سے کیوں صادر نہیں ہوتے۔ مثلاً جبکہ وہ سم الفار سے واقف ہے کہ اسکے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے۔ تو وہ اسکے نزدیک نہیں جاتا۔ اور نہیں کھاتا۔ کیونکہ اسے یقین ہے کہ میں اگر کھاؤنگا۔ تو مر جاؤنگا پس اگر خدا کی ہستی پر بھی یقین ہوتا تو وہ اپنے مالک خالق اور قادر جانکر نافرمانی کیوں کرتا۔ پس ظاہر ہے کہ بڑا ضروری مسئلہ ہستی باری تعالیٰ کا ہے اور قابل قدر وہی مذہب ہو سکتا ہے۔ جو کہ اسے نئے نئے لباس میں پیش کرتا رہے۔ تاکہ دلوں پر اثر پڑ سکے۔ دراصل یہ مسئلہ ام المسائل ہے اور اسلام اور غیر مذاہب میں ایک فرقان ہے عیسائیوں نے بھی فرقان کا دعوے کیا ہے کہ انجیل نے ایمانداروں کی فلاں فلاں علامت قرار دی ہے مگر اب وہ کسی میں بھی پائی نہیں جاتیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ایمان کا نام و نشان نہیں۔ مگر اسلام میں فرقان کی سب علامات موجود ہیں

براہین احمدیہ عہد عتیق ہے جو براہین احمدیہ کا حصہ چھپ چکا ہے۔ اس پر ذکر چلا۔ فرمایا کہ اس میں خدا کی حکمت تھی۔ ورنہ اگر وہ چاہتا۔ تو اُسے ہم لکھتے ہی رہتے۔ لیکن خدا نے اب اول حصہ کو منقطع کر کے بائبل کے عہد عتیق کیطرح الگ کر دیا ہے۔ کیونکہ جو پیشگوئیاں اس میں درج ہیں۔ وہ اب اس اثنا میں پوری ہو رہی ہیں۔ اور جو حصہ اسکا طبع ہوگا وہ عہد جدید ہوگا۔ جس میں سابقہ حصے کے حوالے ہونگے۔ کہ خدا نے یوں فرمایا تھا اور وہ اس طرح پورا ہو کر رہا۔

سادگی سچائی کی دلیل ہے براہین میں ہم نے لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح آسمان سے آوینگے اس پر لوگوں نے اعتراض کئے۔ کہ تناقض ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اُسی براہین میں ہم نے تمام الہامات بھی درج کئے ہیں جن میں ہمارا نام مسیح رکھا گیا ہے۔ اور پھر صرف نام ہی نہیں۔ بلکہ جو کام مسیح نے آکر کرنا ہے۔ اس کی نسبت بھی الہامات میری نسبت ہی درج ہیں۔ پس یہ تناقض تو سچائی کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر بناوٹ ہوتی۔ تو تناقض نہ جمع کیا جاتا۔ مگر تختیوں کی نظر انسان کی غلطی پر تو پڑتی ہے۔ اور خدا کے کلام پر جو اس میں درج ہے۔ نہیں پڑتی۔

الہام کل یا پرسوں آپ کو الہام ہوا۔

اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ شَیْئًا

اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْن

ضروری گزارش

گذشتہ نمبر میں اطلاع دی گئی تھی کہ تبدیلی ادھ [illegible] ہو رہی ہیں۔ اب پھر دوبارہ یاد دلایا جاتا ہے کہ معزز احباب اس کی وصولی کیلئے تیار رہیں۔ اور انکاری کر کے مختار خانہ کو زیر بار نہ کیا جاوے۔ (منیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ مارچ سے میں نے چاہا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے بھی چاہا ہے کہ اخبار ذیل کی تاریخوں پر ایک ماہ میں چار بار شائع ہو۔ آجتک ایک ماہ میں ۲ بار دیا جاتا رہا ہے اور اس لئے یہ نمبر ترتیب تاریخ کے لحاظ سے بہت دیر سے شائع ہوتا ہے وہ تاریخیں یہ ہیں ۵-۱۳-۲۱-۲۹

میر المنجر

حضرت مسیح موعود کی طرف سے ضروری اشتہار

الوصیت

قال اللّٰہ عزّ وجلّ - قل ما یعبؤا بکم ربّی لولا دعاؤکم

یعنی ان کو کہدے - کہ میرا خدا تمہاری پروا کیا رکھتا ہے - اگر تم بندگی نکرو اور دعا میں مشغول نہ رہو

دوستو! اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے - آپ صاحبوں کو معلوم ہوگا - کہ میں نے آج سے قریباً نو ماہ پہلے الحکم اور البدر میں جو قادیان سے اخبارین نکلتی ہیں - اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پاکر یہ وحی الہٰی شایع کرائی تھی - کہ **عفت الدیار محلہا و مقامہا** یعنی یہ ملک عذاب الہٰی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہیگی - اور نہ عارضی امن کی جگہ - یعنی طاعون کی وبا ہر یک جگہ عام طور پر پڑیگی - اور سخت پڑیگی - دیکھو اخبار الحکم پرچہ مورخہ ۳۱ - مئی ۱۹۰۴ء نمبر ۱۸ جلد ۸ کالم ۳ - اور اخبار البدر نمبر ۲۰ و ۲۱ صفحہ ۱۵ - مورخہ ۲۴ - مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء - اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت قریب آگیا ہے - میں نے اس وقت جو آدہی رات کے بعد چار بج چکے ہیں - بطور کشف دیکھا ہے - کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے - میرے موہنہ پر یہ الہام الہٰی تھا - کہ موتا موتی لگ رہی ہے - کہ میں بیدار ہوگیا - اور اسی وقت جو ابھی کچھ حصہ رات کا باقی ہے - مین نے یہ اشتہار لکھنا شروع کیا - دوستو! اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ - کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے - اب اس دریا سے پار ہونے کے لئے بجز تقویٰ کے اور کوئی کشتی نہین ہے - مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے - کہ بغیر اس کے کوئی امن نہین - اب دکھ اٹھا کر اور سوز و گداز اختیار کر کے اپنا کفارہ آپ دو - اور راستی مین محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو - اور تقویٰ کی راہ مین پورے زور سے کام لے کر اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ - کہ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے - کہ رونے والوں پر اس کا غصہ ختم جاتا ہے مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہین - نہ مردوں کی لاشوں کو وہ دیکھ کر - وہ خوف کرنے والوں کے سر پر سے عذاب کی پیشگوئی - ٹال سکتا ہے - جاہل کہتا ہے - کہ یہ پیشگوئی کیوں ٹل گئی - لیکن اگر خدا مین یہ عادت نہ ہوتی - کہ دعا اور صدقہ اور خیرات اور گریہ اور دکھ سے ان بلاؤں کو دور کر دیتا - جن کا اس نے ارادہ کیا ہے - یا جن بلاؤں اور عذابوں کو نبیوں کی معرفت ظاہر کر چکا ہے - تو دنیا کبھی کی ہلاک ہو جاتی - سو نیکی کرو - اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ - خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو - اور اگر یہ نہین - تو بیمار کیطرح افتان خیزاں اس کی رضا کے دروازہ تک اپنے تئیں پہونچاؤ - اور اگر یہ بھی نہین - تو مردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کی راہ سے پیدا کرو - نہایت تنگی کے دن ہین - اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے - آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہین ہو سکتے - ایسی حالت بناؤ - اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو - اور ایسے تقوے کی راہ پر قدم مارو - کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے - اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ - اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو - بیباکیوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو - اور قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانا سا بناوے - بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ - عجب بدبخت وہ لوگ ہیں - کہ جو مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہین - کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دار و مدار ہو - اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو - پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو - تو ایسے مت بنو - عجب بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس امارہ کیطرف ایک نظر بھی اٹھا کر نہین دیکھتا - اور بیہودہ تعصب سے دوسروں کو بدزبانی سے پکارتا ہے - پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کھلی ہے - سو تقوے سے پورا حصہ لو - اور خدا ترسی کا کامل وزن اختیار کرو - اور دعاؤں مین لگے رہو - تا تم پر رحم ہو - تم مین سے کون ہے - کہ جو بھوک کے وقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہو سکتا ہے - یا صرف ایک دانہ سے پیٹ بھر سکتا ہے - ایسا ہی تم خدا کو راضی نہین کر سکتے - جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ - اپنے دشمنوں کے نفسانی جوشوں کا مقابلہ مت کرو - تا تم بھی ایسے ہی نہ ہو جاؤ - کیونکہ جاہل کا مقابلہ صرف جہالت کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے - پس اگر وہ تمہین ستاویں - اور دکھ دین - یا تمہین جوش دلانے کے لئے میری نسبت سب و شتم اور دشنام دہی اور ہتک کا طریق اختیار کرین - تو تم صبر کرو - اور چپ رہو - تا وہ خدا جو تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے - تمہین بدلہ دے - یقیناً سمجھو - کہ یہ وہ دن آرہے ہین - کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی - ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا پر نہین آئے - ایسا ہوا تا وہ پیشگوئیاں پوری ہو جاوین - جو ابتدا سے نبیوں نے کی تھین - خدا نے آج سے پچیس برس پہلے طاعون کی خبر مجکو دی تھی - جو براہین احمدیہ مین شایع ہو چکی تھی - پھر اس وقت خبر دی - جب یہ ملک اس بیماری سے پاک تہا - وہ خبر بھی شایع ہو چکی - اور پھر طاعون کے اس سخت حملہ کی خبر جو عنقریب ہونے والا ہے - یہ اس لئے ہوئی کہ تا لوگ متنبہ ہو جاوین - ان چالاک لوگوں کی پیروی مت کرو - جن کے دل گندے اور نجاست سے بھرے ہین - جو دوسروں کو خدا کی طرف بلاتے - اور آپ اس سے دور ہین - خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے - کہ کس کی زندگی لعنتی - اور کس کی زندگی پاک ہے - پس تم ایسی دردناک دعاؤں مین لگ جاؤ - گویا مر ہی جاؤ - تا دوسری موت سے خدا تمہین بچا دے - دنیا کے لئے بڑی گھبراہٹ کے دن ہین - مگر دنیا نہین سمجھتی - لیکن کسی دن سمجھیگی - دیکھو مین اس وقت اپنا فرض ادا کر چکا ہوں - اور قبل اس کے کہ تنگی کے دن آوین - مین نے اطلاع دیدی ہے - اب مین ختم کرتا ہوں - والسلام علی من اتبع الہدیٰ -

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی - ۲۰ فروری ۱۹۰۴ء

اطلاع - اور مین نے ان دنوں مین خدا تعالیٰ کے بعض نشانوں اور خاص ہدایتوں کے ظاہر کرنے کے لئے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام نصرت الحق ہے - وہ قادیان مین چھپ رہی ہے - اور صاحبزادہ پیر منظور محمد کو دیدی ہے - تا وہی چھاپ کر شایع کرین ہر ایک طالب حق کو اس کا دیکھنا ضروری ہے - چاہیئے کہ ان سے قیمتاً طلب کرین

نتیجہ معائینہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

جو کہ ۲۰ - فروری ۱۹۰۵ء کو ہوا

نقشہ تعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان جس کا معائینہ ۲۰ فروری ۱۹۰۵ کو کیا گیا

سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ - انٹرنس ۱/۱ - چہارم ہائی ۶/۶ - سوم مڈل ۸+۷/۸+۷ دوم مڈل ۱۲/۱۲ - اول مڈل ۱۳/۱۳ = ۵۵/۵۶ + ۵

پرائمری ڈیپارٹمنٹ پنجم ۱۲/۱۲ چہارم ۱۸/۱۸ سوم ۱۶/۱۶ - دوم ۱۱/۱۱ اول ۲۶/۲۶ = ۸۸/۸۹ - ۲

مسلمان ۱۴۰ - سکھ ۱ - ہندو ۴ = ۱۴۵

فیس معاف ۱۰/۱۰ - ترقی ما ۱۰/۱۰

مین نے بمعہ مولوی محمد اشرف صاحب - بی - اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر ضلع گورداسپور کے اس سکول کا معائینہ کیا - سال گذشتہ سے تین لڑکے تعداد مین زیادہ ہین - رجسٹر بڑی صفائی اور صحت کے ساتھ رکھے ہوئے ہین اور قوانین بابین مدارس پر پورا عملدرآمد ہے - فیسوں کی شرح بورڈ سکولوں کی شرح فیس کے نصف سے کچھ زیادہ ہے - اور معاف اور نصف معاف طالب علموں کی تعداد اب گھٹا کر قریباً مطابق ضابطہ تعلیم کی ہدایات کے کر دی گئی ہے - مدرسہ کی سالانہ آمدنی مین قریباً [illegible] روپے آگے سے زیادہ ہے - مدرسہ کا سالانہ خرچ [illegible] ہوا ہے - جس کے مقابل چندوں اور عطیوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے - ورزش جسمانی کا بھی آغاز ہو گیا ہے - جس کے لئے ایک معلم رکھا گیا ہے (Parallel bars اور Horizontal bars) لگا دئے گئے ہین

انتظام تشفی بخش ہے - اور لڑکوں کی روش باادب ہے - درس کتب دینی کے علاوہ سکیم تعلیم وہی ہے - جو سرکاری مدارس مین رائج ہے - عملہ مدرسہ قریباً قریباً وہی ہے - جو پہلے تھا - اور کافی ہے - اور استاد خلصے لائق ہین - عمارت ضرورت کے مطابق کافی ہے - اور ہر طرح کے سامان ضروریہ سے مہیا ہے - تعلیم سائنس بسبب آلات کے موجود نہ ہونے کے فی الحال سکیم مدرسہ سے خارج کر دی گئی ہے - بورڈنگ ہوس مین ۵۴ لڑکے ہین جن کا انتظام عمدہ اور نگرانی خوب ہوتی ہے - سوم مڈل کا امتحان ہیڈ ماسٹر صاحب نے لیا تھا - جس مین سات طلباء مین سے چھ طلباء چہارم

بہ اخبار نمبر ۷ کے صفحات کی ترتیب اور تھی - مگر چونکہ ۲۰ فروری کو حضرت اقدس نے یہ تاکیدی اشتہار شایع کیا اس لئے اس کی اشاعت کو مقدم سمجھکر دو صفحہ نکال لئے - جو کہ آئندہ نمبر مین انشاء اللہ ارسال ہون گے

درس قرآن کچھ

سورۃ ھود رکوع ۸ نمبر

ہم نے مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقتہً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں تا کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے۔

والی مدین اخاھم شعیبًا قال یقوم اعبدوا اللہ ... الخ واعظوں کے فرائض پر اگر نظر کیجاوے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ بہت ہی کم ایسے واعظ ہیں جو کہ اپنے فرض منصبی کو خشیۃ اللہ سے بجا لاتے ہیں۔ اکثر حصہ ان کا ایسا ہے۔ جو صرف مسلّم باتوں کو لوگوں کے آگے بیان کر کے ان کو خوش کر دیتا ہے۔ حالانکہ ان باتوں سے لوگوں کو فایدہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ضرورت ہوتی ہے یا بعض واعظین کو دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ زمانہ قدیم کے علماء مثل ارسطو وغیرہ کے قصے لے بیٹھتے ہیں۔ اور بعض غیر ضروری مسایل بیان کرتے رہتے ہیں۔ جیسے ماں سے بہن سے زنا نہیں کرنا چاہیئے۔ وغیرہ۔ یہ تمام اقسام واعظین کے اس قسم کے ہیں۔ جو کہ واعظ کی ضرورت اور علامت منافی سے بالکل ناواقف ہیں۔ واعظ کا اصل منصب یہ ہے کہ اول وہ مشاہدہ کرے۔ کہ سامعین میں کس بات کی کمی ہے۔ کون کون سے امراض روحانی انہیں لاحق ہیں۔ وہ کون کون سے پہلو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ہیں۔ جن کیطرف ان کی توجہ نہیں ہے اور پھر ان کے مطابق وعظ کر کے لوگوں کو ان کی غفلت اور غلطی پر آگاہ کرے۔ جو واعظ محل اور موقع کے لحاظ سے وعظ نہیں کرتا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ وہ عند اللہ قابل مواخذہ ہے جیسے غلطی واعظین میں ہوتی ہے ایسے ہی سامعین میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ کہ وہ سچے اور حقیقی واعظوں پر اس لئے ناراض ہوتے ہیں۔ کہ وہ ان کے ذکر کو ترک کر کے عیوب کا ذکر کیوں کرتے ہیں اور ایک ہی عیب پر کیوں زور دیتے چلے جاتے ہیں۔ سامعین کے اس قسم کے خیالات انکی جہالت پر مبنی ہوتے ہیں کیونکہ اگر انسان کا سارا جسم تندرست ہو۔

لیکن ایک حصہ میں بیماری ہو۔ تو طبیب صرف اسی کا علاج کرے گا۔ اور بار بار اُسے دیکھے گا۔ یہی حال واعظ کا ہوتا ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مختلف لوگ آکر سوال کرتے تھے۔ کہ یا حضرت سب سے بڑی نیکی کیا ہے۔ تو ہر ایک کو آپ الگ الگ جوابدیا کرتے تھے۔ کسی کو کہا۔ کہ ماں باپ کی خدمت کرو۔ کسی کو جہاد کی نصیحت کی۔ کسی کو مال خرچ کرنے کو کہا۔ ایک کو آپنے اپنی زبان پکڑ کر کہا۔ کہ اسے قابو میں رکھ۔ ایک کو مغلوب الغضب ہونے سے منع کیا۔ تو اس پر بعض نے اعتراض کیا ہے۔ کہ سوال تو ایک تھا۔ مختلف جواب کیوں دیئے۔ تو بات یہ ہے۔ کہ انبیاء اُمت کے حکیم ہوتے ہیں۔ وہ جس میں جس خلق کی کمزوری دیکھتے ہیں۔ اس کی تکمیل اور نگہداشت کی ہی تاکید کرتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگوں کے نیکی کرنے کے اسباب مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی تو قوم اور برادری کے دباؤ سے۔ کوئی آبائی تقلید اور رسم و رواج کی پابندی کوئی کسی حاکم کی خوشنودی یا وغیرہ کے لئے نیک کام کیا کرتا ہے۔ جو کہ دراصل کوئی خوبی کی بات نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام وہ بات بتلاتے ہیں۔ کہ جس سے طبیعت تو مضایقہ کرے۔ مگر شریعت حکم کرے۔ کہ ایسا کرو اور پھر نفس پر زور دیکر اُسے وہ کام کرنا پڑے۔ جو کہ عند اللہ موجب ثواب و برکت ہو۔

مدین ایک شہر مدینہ طیبہ کے شمال مغرب کی طرف تھا۔ وہاں کے نبی حضرت شعیب تھے۔

اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ قوموں میں ایک عام مرض ہوتا ہے۔ کہ خدا کی عبادت اور طاعت سے نفرت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر ایک نبی کی اول دعوت یہی ہوتی ہے۔ کہ ... اعبدوا اللہ۔ اللہ کی عبادت کرو۔

ولا تنقصوا المکیال یہ خاص مرض کیطرف توجہ دلائی جو کہ قوم میں پھیل گیا تھا۔ کہ ماپ اور تول میں خیانت کرتے تھے۔

اوفوا المکیال وفاداری سے ماپ پورا ... کرو

بقیت اللہ خیر لکم نیک نیتی اور خدا کی فرمانبرداری سے جو نفع تم کو پہنچے۔ وہ تمہارے لئے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔

اصلوتک تامرک یہ ایک ہنسی کا کلمہ ہے۔ جو ان لوگوں نے کہا۔ کہ کان۔ آنکھ۔ ناک وغیرہ تو تیرا وہی ہے۔ جو ہمارا ہے۔ ہاں فرق یہ ہے۔ کہ تو نماز پڑھتا ہے۔ شاید اس سے تجھے یہ وہم ہوا ہے۔ کہ ہمارے باپ دادا کی راہ سے ہٹانا چاہتا ہے تاکہ ہمیں نقصان ہو۔

رزقنی منہ رزقاً حسنا شعیب علیہ السلام ان کے وہم کا جواب دیتے ہیں۔ کہ تم جو کہتے ہو۔ کہ اگر ہم ماپ اور تول لوگوں کو پورا دیں اور خیانت نکریں۔ تو کام نہیں چلتا۔ دیکھو میں بھی تو رب کا کہا مانتا ہوں اور مجھے تم سے عمدہ روزی ملتی ہے۔ کہ نہیں۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ جھوٹ اور فریب کے بجائے کام نہیں چلتا۔ غور کریں۔

وما ارید ان اخالفکم ... الخ میرا یہ ارادہ نہیں۔ کہ تم کو ایسی بات کہوں جس پر میں خود عمل درآمد نہیں کرتا ہوں۔

ان یصیبکم مثل ما اصاب یہاں ان کے معنے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ یا میں مکروہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے آیت کے معنے ہو گئے۔ اے قوم میری ساتھ ضد کی وجہ سے تم خدا سے قطع تعلق نکرو۔ ایسا نہ ہو۔ یا میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ کہ قوم نوح وغیرہ کیطرح تم پر بھی عذاب ہو۔

لولا رھطک اگر ہمیں تیری برادری اور قوم کا لحاظ نہ ہوتا۔ تو ہم تجھے سنگسار کرتے ورنہ تو تو ہم پر کسیطرح بھی کوئی زور نہیں رکھتا

قال یقوم ارھطی اعز علیکم من اللہ ... الخ شعیب نے جوابدیا۔ کہ اے قوم میں تو خدا کا بنتا ہوں اور قوم کی مجھے پرواہ نہیں۔ تم خدا کا لحاظ تو کرتے نہیں اور قوم کا کرتے ہو۔

کنز الاخلاق

میں نے دینی سلوک کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا۔ کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہ جاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیا کریں۔ اور اُسے کنز الاخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہوگا۔ (ایڈیٹر)

۸ سَأَلَ النَّبِيَّ عَنْ اَفْضَلِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰہِ وَتُبْغِضَ لِلّٰہِ وَتُعْمِلَ لِسَانَکَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ قَالَ وَمَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ وَتَکْرَہَ لَہُمْ مَا تَکْرَہُ لِنَفْسِکَ۔

افضل ایمان کا مرتبہ آدمی کو اس وقت ملتا ہے۔ جب خدا واسطے محبت اور خدا واسطے عداوت ہو۔ اور ہر دم اللہ تعالے کا نام زبان پر ہو۔ اور یہ مرتبہ اس حالت میں حاصل ہوتا ہے۔ کہ جب اپنا فایدہ دوسروں کے فایدے میں۔ اور اپنا نقصان دوسروں کے نقصان میں سمجھ کر عمل کرے۔

نوٹ: چونکہ اشتہار وغیرہ کثرت کی خاطر چھپے ہوئے صفحہ اخبار سے نکالے گئے تھے۔ اس سلئے درس قرآن شریف کی ترتیب اس دفعہ بدل گئی ہے۔ رکوع ۶-۷ آیندہ نمبروں کے ہمراہ ارسال ہوں گے۔

کیا کوئی انسان آسمان پر جا سکتا ہے؟

مرسلہ عالیجناب محمد عظیم صاحب جو کہ ان کے ایک دوست نے ان کو لکھکر ارسال کیا تھا

اس سوال کی زیادہ واضح صورت جس سے بہت سے لوگ دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں یہہ ہے کہ کیا خدا تعالےٰ جو قادر مطلق خدا ہے اسکی قدرت سے یہ بعید ہے کہ وہ کسی انسان کو آسمان پر لیجاوے۔ سو واضح ہو کہ فی الحقیقت یہ سوال صفات الٰہیہ کے متعلق ہے کہ جسکی حقیقت نہ سمجھنے سے دنیا میں طرح طرح کی بداعتقادیاں اور برے عقیدے پھیلے ہوئے ہیں ہر ایک گندے سے گندہ فعل جسکو ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اسکا محرک ہمیشہ ایک بدعقیدہ ہوتا ہے اور یہ بدعقیدہ دراصل ایک جھوٹی صفت اللہ پر عقیدہ رکھنے کا نتیجہ ہوتا ہے سو درحقیقت سچا مذہب اور سچا عقیدہ حقیقی صفات اللہ کے سمجھنے پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اس مسئلہ کو نہایت وضاحت اور صفائی کے ساتھ بیان کیا ہے بلکہ اگر صفات اللہ کے مسئلہ کو بخوبی سمجھ لیا جاوے۔ اور اسکو اپنے لئے کلید راہ قرار دیا جاوے تو کوئی دقیق سے دقیق مسئلہ ہمارے راہ میں نہیں آسکتا جو صاف نہ ہو جاوے مسلمانوں میں بہت سی غلط فہمیاں ان صفات کے نہ سمجھنے سے پیدا ہو گئی ہیں۔ مثلاً اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک قرآنی تعلیم صفات الٰہیہ کے متعلق ہے اور ہر ایک امر کو اس کے ماتحت لانے کی کوشش کیجاتی ہے بعض نادانوں نے تو یہاں تک غلو کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور اگر یہ نہ مانا جاوے تو یہ ایک طرح آیت مذکورہ بالا کا بطلان ہے۔ یہ سب باتیں عدم فہم کا نتیجہ ہے حقیقت حال یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے صفات دو طرح قرآن کریم سے ظاہر ہوتے ہیں اول تو سو کے قریب اسماء حسنیٰ قرآن کریم نے تجویز کئے ہیں اور

ان کے علاوہ بعض سنن الٰہیہ کا ذکر قرآن کریم میں ہے جن سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالےٰ کیا کرتا ہے اور پھر ساتھ ہی فرما دیا ہے فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔ یعنے جو سنن الٰہیہ ہیں وہ اٹل ہیں اور ہمیشہ اسیطرح واقعہ ہونگی اور ان میں تبدیلی ناممکن ہے پھر بعض تنزیہ افعال وصفات ہیں یعنے جو امور خدا تعالےٰ کے شان کے شایان نہیں انکو لفظ سبحان کے ساتھ قرآن نے ذکر کر دیا ہے۔ یعنے بعض امور جو خدا تعالےٰ کیطرف منسوب کئے گئے ہیں تو قرآن کہتا ہے کہ خدا تعالےٰ ان امور سے پاک ہے یعنے خدا تعالےٰ نے وہ امور پسند ہی نہیں کئے۔ یا اس کی صفات کے شایان نہیں سو اگر ہم اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کے معنے اسقدر وسیع کریں گے کہ ہم خدا تعالےٰ کیطرف ہر ایک فعل منسوب کریں تو پھر ہمکو ماننا پڑیگا کہ وہ اپنی سنن میں تبدیلی بھی کریگا۔ اور ایسا ہی اور امور بھی اس سے سرزد ہونگے جنسے قرآن نے خدا تعالےٰ کی پاکی ظاہر کی ہے مثلاً قرآن میں یہ آیا ہے کہ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا یعنے ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے مگر عذاب سے پہلے رسول بھیجتے ہیں اب کیا خدا تعالیٰ کی قدرت نہیں کہ جب چاہے کسی قوم کو عذاب بھیجکر ہلاک کر دیوے وہ ایسا کر سکتا ہے کہ وہ قادر ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ ہمارا مالک ہے ہم اُسکے بنائے ہوئے ہیں لیکن وہ کیوں ایسا نہیں کرتا اس لئے کہ ایسا پسند نہیں کیا۔ اس نے اپنی سنت یہی مقرر کی ہے کہ عذاب بھیجنے سے پہلے رسول بھیجے۔ یہ سنت اٹل ہے اسلئے جیسے کہ ہم یہہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ قادر مطلق ہے اور وہ قدرت رکھتا ہے کہ بلا رسول بھیجے عذاب بھی بھیجدے لیکن اس نے ایسا پسند نہیں کیا۔ اس نے اپنی سنت ایسی ہی مقرر کی ہے اور وہ اپنی سنت کے برخلاف نہیں کیا کرتا سو اس اصول پر ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ خدا تعالےٰ ہر ایک فعل پر قادر ہے اور جو چاہے وہ کر سکتا ہے البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ایسے امور

نہیں کریگا کہ جسکے متعلق اس نے اپنی ایک سنت قائم کر دی ہے اور وہ سنت صحیح نص قرآن سے ثابت ہے اور ایسا ہی وہ افعال نہیں کریگا کہ جس سے اس نے اپنی پاکی ظاہر کر دی ہے اور ایسا ہی وہ افعال بھی نہیں کریگا جو اس کی صفات کے برخلاف ہیں ان امور کے نہ کرنے سے عدم قدرت ثابت نہیں ہوتی مثلاً اس مسئلہ زیر بحث میں ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اس کی قدرت کاملہ سے ہرگز مشکل نہیں کہ وہ انسان کو بجسد عنصری آسمان پر لیجاوے اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اس امر پر قادر ہے البتہ اگر قرآن سے یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے بنی آدم کے لئے آسمان پر جانا پسند نہیں کیا۔ یا ایسے کرنے سے خدا تعالےٰ نے پاکی ظاہر کی ہے تو پھر ہمارا ایمان یہ ہونا چاہئے کہ باوجود قدرت کاملہ الٰہیہ کے انسان آسمان پر نہیں جا سکتا البتہ اگر قرآن کریم خاموش ہو اور اس معاملہ پر کچھ بھی نہ کہے تو ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایسا کریگا یا اس نے کبھی ایسا کیا۔

خدا تعالےٰ نے انسان کے متعلق جو مختلف نقش اسکی زندگی اس کی ابتدا اس کی پیدائش اس کی معاد کے متعلق قرآن کریم میں کھینچے ہیں وہ قطعی ہیں اور ہر ایک انسان پر اور ہر ایک بنی آدم پر حاوی ہیں کوئی شخص یا کوئی انسان جو آدم کی اولاد میں ہے۔ وہ ان قواعد سے خالی نہیں اور ان پر ان سنن الٰہیہ کا اطلاق ہے جو قرآن کریم نے انسان اور بنی آدم کے متعلق کھینچے ہیں۔ مثلاً بنی آدم کے متعلق قرآن کریم ایک موقعہ پر ایسا فرماتا ہے فِیْهَا تَحْیَوْنَ وَفِیْهَا تَمُوْتُوْنَ وَفِیْهَا تُخْرَجُوْنَ یعنے اسی زمین پر بنی آدم نے زندگی بسر کرنی ہے اور اسی ہی زمین میں اس نے مرنا ہے اور اسی زمین میں سے وہ نکالا جاویگا زبان عربی میں واقف لوگ خوب جانتے ہیں کہ فیہا اور منہا کا پہلے ذکر کرنا تخصیص کر دیتا ہے یعنے ایک قسم کے ...... exclusive معنے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنے تین امور کا جو انسان کے متعلق ذکر کیا ہے ان کو زمین کے ساتھ خاص کر کے

اور کسی جگہہ سے قطعًا انکار کر دیا ہے اگر فیہا العد میں آتا تو پھر یہ معنے ہو سکتے تھے کہ تم اس جگہ بھی زندگی لبسر کرو گے اور کہیں اور بھی کر سکتے ہو۔ لیکن فیہا کے تقدم نے قطعیت کا رنگ دیدیا ہر اس آیت نے فیصلہ کر دیا کہ آدم کی اولاد اپنی کل زندگی اسی زمین اور نہ کسی اور جگہہ لبسر کر کے اسی زمین ہی میں مریگی اور پھر اسی ہی زمین میں سے انکا حشر ہوگا اب یہ ایک سنت اللہ جو خدا تعالےٰ نے انسان کی زندگی انسان کی موت اور انسان کی بعث بعد الموت کے متعلق ظاہر کی ہے اور وہ قطعی ہے ہم ایمان رکھنے کو طیار ہیں کہ کسی انسان کا کوئی حصہ زندگی قدرت کاملہ کے ماتحت اس زمین سے کہیں اور جگہ لبسر ہو۔ لیکن ہم کیوں ایسا ایمان نہیں رکھتے کیونکہ یہ اُس سنت خدا تعالےٰ کے برخلاف ہے جو اس آیۃ شریفہ میں کھلے طور سے ظاہر ہوتی ہے۔ اب اگر زید یا بکر یا عمر انسان ہے اور آدم کی اولاد سے ہے تو پھر وہ اس قاعدہ مذکورہ بالا کے ماتحت آکر اپنی زندگی کا کوئی حصہ اس زمین سے باہر جا کر نہیں گذار سکتا اور نہ وہ یہ کر سکتا ہے کہ کچھ حصہ یہاں رہے اور کچھ حصہ آسمان پر جا کر رہے اور پھر زمین پر آکر بقیہ زندگی گذارے اور مرے۔ کیونکہ **فیہا تحیون** نے قطعیت اور خصوصیت کیساتھ فیصلہ کر دیا کہ حیاتی کے دن ابن آدم نے اسی زمین میں اور کہیں اور نہیں ختم کرنے ہیں۔ نادان ہے وہ شخص جو عدم علم و معرفت کے باعث بول اٹھتا ہے کہ فلاں شخص آسمان پر ہے اور یہ قادر مطلق خدا کی قدرت کاملہ سے ہے اس نے خدا تعالےٰ کو وہ امر منسوب کیا جو خدا تعالےٰ نے کرنا پسند نہیں فرمایا۔ وہ بیشک قادر مطلق ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے لیکن اس کی سنت قدیمہ یہی چلی آئی ہے یا دوسرے لفظوں میں اس نے انسان اور بنی آدم کو اس انداز پر بنایا ہے کہ وہ اس زمین میں رہے اور باہر نہ جاوے اس آیت بالا کے مقاصد کا تکرار قرآن کریم نے اور مواقعہ پر بھی کیا ہے اور وہ یہہ ہیں۔ **منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم**

ومنہا نخرجکم تارۃ اخریٰ اس کے علاوہ قرآن کریم ایک اور موقعہ پر قطعًا اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے کہ خدا تعالےٰ نے بہ تقاضائے ربوبیت بنی آدم انسان کو اس زمین کیلئے رکھا ہے اور انسان کو زمین سے جدا کرنا اپنی منشاء اور اپنی مشیت کے خلاف بیان کیا ہے اور اس اصول کی تشریح میں خود سنت نبوی ثابت ہے۔

پندرھویں سیپارہ کا شروع سورہ بنی اسرائیل سے ہوتا ہے اور اس سورہ کا شروع معراج سے بھی ہوتا ہے اس سورہ کے نویں رکوع میں ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ ہمارے رسول پاک کے مقابل کفار نے چند امور کا مطالبہ کیا اور یہ آکر کہا۔ کہ ہم بجز تیرے خدا پر ایمان نہیں لاویں گے جب تک کہ تو ہمکو بعض امور کو نہ دکھلائے مثلاً یہ کہ انہوں نے چاہا کہ نبی کریم اُن کے سامنے زمین سے چشمہ نکالدے یا ایک کھجوروں اور انگوروں کا باغ لگا دے۔ یا آسمان کو اُن پر گرا دے یا خدا تعالےٰ کو اور اُسکے فرشتوں کو مقابل میں ان کے لے آوے یا۔ **او ترقیٰ فی السماء** (یعنی چڑھ جا تو آسمان میں) **ولن نؤمن لرقیک حتیٰ تنزل علینا کتٰبًا نقرؤہ**۔ نہ صرف تیرا چڑھ جانا ہی کافی ہے بلکہ چڑھنے کے بعد تو آسمان سے ایک کتاب لیکر اُترے اور وہ ان پر پڑھی جاوے۔ یہ چند مطالبات تھے جو قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ کفار عرب نے ہمارے نبی کریم صلعم سے طلب کئے اور کہا کہ یہ نشانات ہمکو دکھلا دو تو ہم ایمان لاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان مطالبات کو گن اور پھر خود نبی کریم کو جواب سکھلایا اور وہ یہہ ہے **قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا** (کہدے رب میرا پاک ہے نہیں ہوں میں مگر آدمی پیغام پہنچانیوالا۔ قرآن کریم نے اور موقعہ بھی بیان کئے ہیں جہاں معجزات اور نشانوں کا مطالبہ رسول اکرم صلعم سے کفار نے کیا۔ لیکن ان موقع پر جو جواب سکھلایا ہے۔ وہ یہ نہیں۔ وہاں صرف یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی انبیاء سے مطالبہ معجزات کیا گیا۔ لیکن معجزات دیکھکر ان لوگوں کو فائدہ نہ ہوا۔ ایسا ہی اس موقعہ پر بھی نشان دیکھکر یہ لوگ راہ راست پر نہ آویں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ مواقع اس قسم کے ہیں۔ کہ وہ معجزات ایسے طلب کئے گئے ہیں جو نشانات کسی سنن اللہ کے برخلاف نہیں ہوئے یا ان کا دکھایا جانا ممکن تھا۔ لیکن چونکہ ان نشانات کے دکھلانے سے کوئی عملی فائدہ مرتب نہ ہوتا تھا اس لئے اللہ تعالےٰ نے یہی جواب دیا کہ ان نشانات کے دیکھنے کے بعد بھی یہ لوگ بے ایمان ہی رہینگے اس لئے ہم نشان ان کو نہ دکھلاویں گے لیکن ان نشانات کے مطالبہ پر یہ فرمایا۔ کہ **سُبْحَانَ رَبِّیْ**۔ ان لوگوں کو کہدے کہ وہ جو میرا رب ہے وہ ایسے نشان دکھلانے سے پاک ہے اب قرآن کریم نے لفظ سبحان کا استعمال کیا ہے اور جو قرآن کی طرز کلام سے واقف ہیں وہ خوب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جو امر اپنے شان کے شایاں خدا تعالےٰ نہیں سمجھتا وہاں لفظ سبحان قرآن میں استعمال ہوتا ہے یہاں لفظ **رب** کا جو قرآن نے استعمال کیا ہے یہ نہیں ہے کہ **قل سبحان مالکی** یا **الٰہی** یا **خالقی** وغیرہ وغیرہ۔ قرآن نے جو لفظ رب استعمال کیا ہے اس سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ جو امور مطالبہ شدہ ہیں اُن کو صفت ربوبیت سے خاص تعلق ہے نہ کسی اور صفت سے اور یہ ہے بھی سچ۔ کیونکہ جن جن امور کا کفار نے مطالبہ کیا تھا۔ یا تو وہ خوراک وغیرہ کے متعلق تھے یا رہائش کے متعلق یا فطرت اور خلقت انسان کے متعلق۔ وہ سب ربوبیت کے ماتحت ہیں۔ اور خاصکر رسول اکرم کا آسمان پر جانا اور پھر آسمان سے کتاب لیکر واپس آنا یہ رسول اکرم کے جسد عنصری کے متعلق تھا۔ کہ جسکی ربوبیت جن جن امور اور اصولوں پر خدا تعالےٰ نے کی تھی ان امور کے برخلاف تہا کہ وہ بجسد عنصری آسمان پر جا سکیں مثلاً خدا ایک انسان کا بھی رب ہے اور ایسا ہی ایک عقاب کا بھی رب ہے جن جن خوراکوں اور ہواؤں اور پانیوں وغیرہ سے خدا تعالےٰ نے ایک عقاب کی ربوبیت کی ہے انکے

نوٹ۔ تمام درخواستیں بنام ماسٹر **عبد الرحمٰن** قادیاں آئیں ؛

حیرت کی حیرانی

یہ ہے حیرت صاحب کی زبان درازی جس پر اس ناخداترس انسان نے بہت زور دیا ہے اب اس کے جواب میں حیرت صاحب ذرا اس ترجمہ کو جسے تم اپنی طرف منسوب کرتے ہو کھولکر سامنے رکھ لو۔ اور جو حوالہ جات میں دیتا ہوں ان کو یکے بعد دیگرے دیکھتے جاؤ۔ صرف ترجمہ کا حوالہ دینے سے تاویلوں کی بہت کچھ گنجائش باقی رہجاتی اس لیئے میں نے حاشیہ کے حوالے دیئے ہیں اور حاشیہ قرآن کی بابت آپکا یہ بیان ہے ترجمہ کے ساتھ علیحدہ حاشیہ پر کلام پاک کی تفسیر لکھی گئی ہے۔ اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ احادیث صحیحہ سے تفسیر کیجاوے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں کامیاب کیا۔ اور ایسی تفسیر بالحدیث لطیف بامحاورہ آجتک اسلامی دنیا میں نہیں لکھی گئی تفسیر بالحدیث کے متعلق جہانتک ہوسکا کوئی پہلو نہیں چھوڑا ہے۔ بمقتضی آپکے اس دعوے کی وجہ مفصلہ ذیل حوالجات حاشیہ قرآن سے دئے جاتے ہیں۔

(۱) پارہ ۴ سورہ آل عمران صفحہ ۷۳ - چونکہ احد کی لڑائی میں مسلمانوں کا بہت نقصان ہوا تھا ستر آدمی شہید بھی ہوئے تھے۔ اسلئے حق جلشانہ ان کی تسکین کی غرض سے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ تم سے پہلے اور امتیں بھی گذرچکی ہیں یعنے انبیاء علیہ السلام کے متبعین کو اسی قسم کی مصیبتیں پہلے بھی آچکی ہیں مگر آخیر نتیجہ یہی ہوا کہ منکروں کو شکست ہوئی۔ اور مومنوں کو فتح پھر فرماتا ہے کہ اے مسلمانو کچھ اس نقصان کا خیال نہ کرو اگر تم ایمان پر قائم رہوگے۔ تو ہم تمہیں کو غالب رکھیں گے اور پھر وہ کافر بھی تو بجکر صحیح وسالم نہیں گئے۔ ان کا بھی تو نقصان ہوا وہ بھی تو مارے گئے اب فرماتا ہے کہ کبھی کبھی کفار کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا دینے میں ہماری چند مصالح ہیں (۱) کچے اور سچے مسلمانوں کا امتیاز ہو جاوے (۲) بعض مسلمانوں کو شہادت کا رتبہ ملجاوے (۳) اللہ مسلمانوں کو صاف کردے۔ یعنے اگر ان سے گناہ ہوگئے ہوں تو ان کو معاف فرمائے (۴) انبیا کے دشمنوں کو مٹاوے۔ اسلئے کہ خدا کے دوستوں کا جس جگہہ خون گرا ایک عجب رنگ ہوا وہاں کے آدمی کیا زمین تک برباد کردی جاتی ہے۔ دیکھو بنی اسرائیل کو انبیاء علیہ السلام کے قتل کرنیکا کیا نتیجہ ملا۔ آنحضرت علیہ السلام کی شہادت نے کفار مکہ پر کیسا غضب ڈھایا۔

نوٹ۔ حیرت صاحب نے اس جگہہ عذاب کی جگہ غضب کا اقرار کیا ہے

(۲) پارہ ۱۰ سورہ انفال صفحہ ۲۰۱ - کداب آل فرعون۔ کفار بدر کی شکست اور ان کے عذاب دنیوی اور اخروی کے بیان فرمانے کے بعد حق جلشانہ نے فرعون کی قوم کا ذکر اسلئے فرمایا۔ کہ ہماری یہ عادت ہمیشہ سے ہے جس قوم کے پاس ہم نے نبی بھیجا اور انہوں نے اس نبی کی پیروی سے انحراف کیا۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ انہیں ہم نے ایسے ہی عذابوں میں مبتلا کیا۔

(۳) - پارہ ۱۲ سورہ ہود صفحہ ۲۳۴ **ولئن اخرنا** کافر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے اور آپ انہیں عذاب الہی سے ڈراتے تو وہ نہایت بیباکی سے کہدیتے تھے وہ عذاب کیوں نہیں آتا۔ اسے کون چیز مانع ہے ان کے جواب میں حق سبحانہ فرماتا ہے۔ جسدن عذاب آجاویگا پھر یہ اس سے بچ نہ سکینگے۔ اور ان کے مسخرے پن کی سزا ان کو ملجائیگی جس عذاب کے آنیکا اس آیت میں ذکر ہے بعض مفسرین نے اس سے اخروی عذاب مراد لیا ہے۔ اور بعض نے دنیوی عذاب یعنے مسلمانوں کے ہاتھ سے ان کا قتل ہو جانا جس کا ظہور بوجہ احسن بدر میں ہوا

(۴) صفحہ ۲۵۶ - آیت **فاستقم**۔ آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کو استقامت کا حکم فرمایا۔ انبیاء سابقین کا ذکر کرکے یہ حکم نہایت حکمت کے ساتھ دیا۔ کہ دیکھو جو نتیجہ ان لوگوں نے استقامت کا پایا۔ وہی تمکو بھی ملیگا۔ اور الحمد للہ کفار پر عذاب الہی نازل ہوا یعنے مسلمانوں کے ہاتھ سے جہنم کو پہونچ گئے اور کچھہ جلا وطن کر دئے گئے۔

(۵) پارہ ۱۴ سورہ نحل ۲۹۵ صفحہ - **الذین تتوفہم**۔ جسطرح اگلے کافر سرکشی اور نافرمانی کی بدولت مبتلائے عذاب ہوئے۔ دنیا میں بھی رسوا ہوئے اور آخرت میں بھی عذاب ہوا۔ اسی طرح تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔ مگر وہ کب سنتے تھے بالآخر انہیں بھی وہی روز بد دیکھنا پڑا۔

(۶) پارہ ۱۶ سورہ طہٰ صفحہ ۳۱۵ - آیت **افلم یھدیھم**۔ اس آیت کے متعلق حاشیہ کے علاوہ ترجمہ میں جو اپنی طرف سے خط وحدانی میں لفظ عذاب لکھا ہے وہ قابل غور ہے تم نے حیرت یہ ترجمہ کیا ہے ”اور اگر تمہارے پروردگار سے وعدہ نہ ہوچکا ہوتا اور (عذاب کا) ایک وقت معین نہوتا تو بیشک ان لوگوں پر اسیوقت عذاب) لازم آتا“

(۷) پارہ ۲۳ - والصّٰفّٰت صفحہ ۴۹۶ - **وان کانوا**۔ اپنے نبی کو تسکین دی اور کفار نابکار کو تہدید فرمائی کہ یہ کافر اپنے نبی کی مخالفت کرکے کچھ بھی نہیں کرسکے“ ہمارا وعدہ ازل میں سابق ہوچکا ہے کہ کفار کے جنگ میں ہمارے نبی ہی کو غلبہ رہیگا۔ اور یہ کافر عذاب کی جلدی کیوں کرتے ہیں جب عذاب ان پر اتریگا۔ تو پھر ان کے لئے خیریت نہوگی

(۸) پارہ ۲۴ - الزمر صفحہ ۵۰۷ - **قل یقوم** یہ ایک نہایت خوفناک تنبیہہ اور آیندہ آنیوالی مصیبت کی تہدید ہے۔ کہ اے کافرو تمہارا جو جی چاہے کئے جاؤ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ عذاب جاودانی کس پر نازل ہوتا ہے یعنے بہت جلد تم پر عذاب الٰہی نازل ہو گا مگر وہ بدبخت اس پر بھی نہ چونکے اور بمقتضائے وعید الٰہی وہ قہر الٰہی میں آگئے۔ دنیا ہی میں جو ان کی ذلت اور رسوائی ہوئی وہ کیا کم ہے اور آخرت کا عذاب مزید برآں۔

(۹) پارہ ۲۷ سورہ القمر صفحہ ۵۸۲ - **امنت النارکم** **سیھزم الجمع** سے دنیوی عذاب کی طرف اشارہ کیا کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے تم کو شکست ہوگی تمہاری جماعت بھاگ جائیگی چنانچہ یہ پیشین گوئی بحمد اللہ باحسن وجوہ ظاہر ہوئی اور جنگ بدر میں باوجود اپنی کثرت وقوت چند ضعیف و ناتوان مسلمانوں کے مقابلہ سے لب ہاتھ ہو۔ بڑے بڑے سردار ان کے

مارے گئے۔ خوب قتل و غارت ہوئے۔ کیا ان پیشگوئیوں کا اس طرح پورا ہونا معجزہ نہیں

نوٹ۔ بس جی معلوم شد۔ حال شما یافتند گی۔ یہ شکر کرو کہ مسلمان کے گھر پیدا ہوگئے۔ ورنہ ان پیشگوئیوں پر نکتہ چینیاں کرنے میں ابوجہل کے بھی کان کترتے۔ اور چونکہ بقول خود عالی دماغی تمام جہان کی تمہارے ہی دماغ میں سما کر ختم ہوگئی ہے معترضے اکثر ایسی ایسی کہتے۔ کہ کسی عیسائی اور آریہ کے باپ کو بھی نہ سوجھتی۔ تمہاری اس طبیعت کا نمونہ ہم نے ۲۳ نومبر ۱۹۰۴ء کے پرچہ سے دیکھ لیا ہے۔ جہاں حضرت اقدس کی پیشگوئیوں پر تم نے نکتہ چینیاں کی ہیں اسلئے اس بارے میں پوری بحث پڑھنے کے واسطے ہمارے رسالہ کے حصہ دوم کا تھوڑے عرصہ انتظار کرو۔

(۱۰) پارہ ۲۱۔ سورہ عنکبوت صفحہ ۴۲۲۔ آیت **ولیستعجلونک بالعذاب** منجملہ بیہودہ گوئیوں کے مشرکین اسلام کی ایک یہ بیہودہ گوئی بھی تھی کہ وہ بطور تحقیر یا بطور مضحکہ یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت آپ عذاب عذاب کا بڑا سبق پڑھتے ہیں ذرا دکھا بھی تو دیجئے۔ کہ عذاب کیونکر نازل ہوتا ہے۔ خداوند تعالٰے کا ارشاد ہوتا ہے کہ جو قوانین قدرت مقرر ہوچکے ہیں وہ اپنے مقررشدہ وقت پر واقع ہوں گے۔ ذرا صبر کے نیچے دم تو دیکھو۔ عذاب آئیگا اور دفعۃً آئیگا گھبراتے کیوں ہو اگر نیست و نابود نہ ہو جاؤ۔ تو ہمارا ذمہ۔ چنانچہ کلام الٰہی کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور تمام عرب کی سرزمین سے ان کا بیج مارا گیا۔

تلک عشرۃ کاملۃ

اب میاں حیرت سنو قبل اسکے کہ میں مزید بیان کروں تمہارے اس مضمون کے وہ الفاظ دوبارہ لکھتا ہوں جنکے ذریعہ سے تم نے حضرت اقدس کو گالیاں دی ہیں اور وہ مفصلہ ذیل ہیں "مرزا صاحب ایسا ہذیان بار ہا بک چکے ہیں۔ مگر حال میں انہوں نے سیالکوٹ میں پھر وہی ہذیان بکا ہے۔ ان الفاظ سے تمام مسلمانوں ہی کی سخت اور درشت الفاظ میں توہین نہیں کی گئی ہے بلکہ فخر دو جہان حضور انور سرور دو عالم کی بھی بے ادبی کی گئی ہے جس کے پڑھنے سے ایک مسلمان کا دل پارہ پارہ ہو جائیگا۔ اور وہ آٹھ آٹھ آنسو روئیگا کہ اس زمانہ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو مسلمان ہو کے امت مرحومہ اور نبی معصوم کی خدمت میں ایسی بے ادبی کرتے ہیں اور پھر نجات کے امیدوار رہتے ہیں۔ ان واہیات اور خرافات باتوں کی بنا مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی جان پر وہ ظلم اگے چل کے توڑا ہے کہ جسکی کوئی انتہا نہیں ایسے شخص کی نہ توبہ قبول ہو سکتی ہے اور نہ ایسا شخص نجات پا سکتا ہے یقیناً اب ہم صاف الفاظ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب مسلمانوں اور اسلام اور حضور انور کے صحیح اور تلخ تر دشمنوں میں ہیں اور انکا دشمن ہونا ایسا بدیہی ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اس شخص کی دشمنی کا ثبوت یہ ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگ اپنی غلط فہمی اور شرارت سے اس سلسلہ کو بدنام کرنے کیلئے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سلسلہ کے بعض آدمی طاعون سے کیوں مرتے ہیں جتنی بار اس اعتراض کا جواب دیا کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے۔ آنحضرۃ صلعم کے زمانہ میں کفار پر جو عذاب آیا تھا وہ تلوار کا عذاب تھا حالانکہ وہ آپکے نبی مخصوص تھا لیکن کیا کہہ سکتا کہ صحابہ کیں بعض شہید نہیں ہوئے اسلئے یہ سچ ہے کہ اس سلسلہ کے بعض لوگ طاعون سے شہید ہوتے ہیں مگر یہ بھی تو دیکھو۔ کہ طاعون کے ذریعہ سے ہمارا نقصان ہوا ہے یا دوسروں کا" ...... باقی آئندہ

كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاۗءِ

یہ ایک آیۃ شریف قرآن مجید کی ہے جو کہ سورہ ہود کے رکوع اول میں درس قرآن میں درج البدر ہوچکی ہے اسکی نسبت منشی محمد حسین صاحب مسافر لاہور سے تحریر کرتے ہیں کہ اسے کھولکر بیان کیا جاوے درس قرآن کے حصہ میں اس کا بہت مختصر بیان ہے جس سے پوری تسلی نہیں ہوئی۔

سو واضح ہو کہ اس آیۃ شریف میں صرف لفظ **عرش** اور لفظ **ماء** ہی ہے جس کی نسبت طبائع میں شکوک و شبہات پیدا ہوئے ہیں اور بڑی وجہ میرے خیال میں ان شکوک کی اصل میں **عرش** کی حقیقت اور کیفیت سے ناواقفیت ہے اور اگرچہ اسپر مختلف تصانیف میں بہت بحث ہوچکی ہے لیکن تاہم افادہ ناظرین کیلئے اُسے تکراراً درج کر دیا جاتا ہے۔

رموز و اسرار الٰہی سے ناآشنا لوگوں نے عرش کے معنے تخت کے کئے ہیں۔ اور جب خدا تعالٰے قرآن شریف میں اپنی ذات پاک کی نسبت **ثم استوی علی العرش** فرماتا ہے تو وہ اس کے یہ معنے سمجھتے ہیں کہ جیسے کوئی بادشاہ اپنے مادی دنیاوی کاموں سے فارغ ہو کر آرام اور استراحت کی غرض سے اپنے تخت پر جا بیٹھتا ہے۔ ویسے ہی خدا بھی تخت پر جلوہ گر ہوتا ہے اور اسطرح سے اُن کے ذہن عرش کو اور خدا تعالٰے کی ذات پاک کی نسبت تجسم کو روا رکھتے ہیں جو کہ ظلم عظیم ہے۔ نادان آریہ جنکو الٰہیات اور روحانیات سے کسی قسم کا مس نہیں اور ان کی نظر کلام الٰہی کی باریک در باریک دقائق اور معارف تک پہونچنے سے قاصر ہے انہوں نے بھی اس لفظ کے مفہوم میں سخت ٹھوکر کھائی ہے اور اسی بنا پر اعتراض اٹھائے ہیں۔ لیکن افسوس سے کہا جاتا ہے کہ باوجود اپنے اس نیم کے کہ ہر ایک سچ بات کو وہ قبول کرینگے جب اس کی حقیقت کو کھول کھول کر واضح طور پر بیان کیا گیا۔ تو ان میں سے ایک نے بھی اُسے تسلیم نہ کیا۔ اور بجائے حق کے قبول کرنے کے انہوں نے اپنا نیم یہ قرار دیا ہے کہ صرف اعتراض ہی کی بار بار تکرار کیا کرے۔ حالانکہ انصاف کا یہ تقاضا تھا کہ جب عرش پر اول اعتراض کیا گیا۔ تو جو اس کا جواب اور حقیقت بتلائی گئی تھی اس میں کسی قسم کا سقم بتلایا جاتا۔ اور یہ ثابت کیا جاتا کہ عرش کے اس مفہوم میں مجیب نے فلاں فلاں امر کو تو ثابت کر دیا ہے اور فلاں امر قابل ثبوت ہے۔ مگر یہ تو وہ کرے جسے حق اور راستی سے پیار ہو۔ جن کا شیوہ ہی عیب چینی اور ہنر کو بھی عیب قرار دینا ہے ان کو اس نیک اصول کی پابندی سے کیا فائدہ۔

بہر حال اس آیت کریمہ میں ایک تو اصل عرش پر بحث ہے پھر ماء کی بحث ہے جس کے معنے رقیق سیال مادہ کے ہیں جس میں ہمیں دکھانا پڑیگا کہ یہ مخصوص زمین اپنی موجودہ شکل سے پہلے ایک رقیق سیال مادہ تھا۔ اور خدا کی تجلی اس پر جلوہ گری کر رہی تھی۔ علاوہ اس بحث کے اسمیں ایک اور روحانی لطیفہ ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کا تعلق جسم کی نسبت روح سے زیادہ ہے۔ جسے انشاء اللہ آئندہ نمبروں میں اسی ترتیب سے بیان کریں گے۔ کہ روحانی معنے میں **کان عرشہ علی الماء** سے کیا مراد ہے +

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی انجمن کا تقرر منشی ابو عبد العزیز صاحب دہلی سے اطلاع دیتے ہیں کہ اب وہاں باقاعدہ طور پر انجمن قائم ہوئی ہے منشی محمد اسمٰعیل صاحب ایڈیٹر رسالہ المنصور و مصنف شہادۃ آسمانی وغیرہ سیکرٹری اور میر قاسم علی صاحب خزانچی مقرر ہوئے ہیں۔ اس سے پیشتر جمعہ نہیں ہوتا تھا مگر اب باقاعدہ طور پر میر صاحب موصوف کے مکان پر ہوتا ہے۔ ہر ماہ کے آخری آیتوار کو ایک خاص میٹنگ ہوا کریگی۔ تاکہ جو لوگ جمعہ میں شامل نہ ہوسکیں وہ اسمیں شامل ہو جایا کریں۔ اور یہ اول موقعہ تھا۔ کہ عید کی نمازیں احمدی جماعت وہاں نے الگ ادا کیں۔ عید الفطر میں صرف ۳ اصحاب شامل تھے مگر عید الضحٰی میں پندرہ نمازی تھے۔ نماز کے بعد چندہ مختلف مدوں کا جمع کیا گیا۔ منشی صاحب موصوف درخواست کرتے ہیں کہ احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ انجمن احمدیہ دہلی کے قیام اور اسمیں برکت کیلئے دعا فرماویں۔

میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے بلاد اور امصار میں بھی جہاں اس قسم کی باقاعدہ انجمن قائم نہیں ہے ہمارے جوشیلے بھائی اسی قسم کی انجمنیں باقاعدہ مقرر کر کے قومی وحدت اور اتفاق کا ثبوت دینگے انجمنوں کے مشترکہ مشوروں اور چندوں سے سلسلہ کو بہت امداد ملتی ہے مجھے اس امر کی کمال خوشی ہوتی ہے کہ منشی اور مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھ کی تحریک اب عملی رنگ اختیار کرتی جاتی ہے۔

قادیان آنیوالوں کی سہولت اکثر احباب جو کہ قادیان آتے اور بعض اوقات اہل و عیال بھی ہمراہ لاتے ہیں انکو یہاں مکان کی تکلیف ہوتی ہے ایسے احباب کی سہولیت کا اسطرح سے انتظام ہوگیا ہے کہ ابو سعید عرب صاحب رنگونی ثم قادیانی نے ایسے اصحاب کے لئے ایک حویلی کے کرایہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جو صاحب اپنی راحت اور آرام کو مدنظر رکھکر کوئی سکونتی مکان چند روزہ رہائش کیلئے قادیان میں چاہیں وہ عرب صاحب موصوف سے خط و کتابت کریں مکان عمدہ ڈھائی منزل پختہ عمارت اور وسیع ہے۔

معائنہ مدرسہ ۲۰ فروری ۱۹۰۵ء کو عالیجناب رائے آنند کشور صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ نے مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ فرمایا +

وفات۔ محبی منشی نواب الدین نائب شرف سرالوالی کی ہمشیرہ جو کہ احمدی جماعت میں داخل تھیں ۱۵ ماہ فروری ۱۹۰۵ء کو انتقال فرما گئی ہیں۔ منشی صاحب موصوف درخواست کرتے ہیں کہ جملہ احباب احمدیہ نماز جنازہ ادا فرما کر مرحومہ کے حق میں دعائے مغفرت چاہیں **انا للہ وانا الیہ راجعون**

اور میمی الہ داد خانصاحب موضع محلانوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر لکھتے ہیں کہ حکیم غلام علی صاحب عالم فاضل و حکیم حاذق احمدی مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۰۵ء بروز یکشنبہ اس دار فانی سے انتقال فرما گئے ہیں لہذا تمام جمیع احباب سلسلہ عالیہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ حکیم صاحب موصوف کا نماز جنازہ ادا فرما کر مرحوم کیلئے دعائے مغفرت چاہیں۔ اور ان کے پس ماندگان کے حق میں بھی دعائے خیر کریں +

(۴۶) رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ
رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۞ پ - ع

اے میرے رب میں پناہ ہوں مانگتا / مجھکو شیطانی وساوس سے بچا
نیکیوں پر دل میرا مائل رہے / اور بدی سے نفرت کامل رہے
ہاں حفاظت میں مجھے لے لے نہ ہر / اور شیطانوں کو رکھ اس دل سے دور
یہ نہ ڈالیں خلق میں آکر بگاڑ / اور نہ نخلِ اتقا کو دیں اکھاڑ

(۴۷) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۞ پ ع

ربنا ایمان دل سے لائے ہیں / طالب غفران ہوکر آئے ہیں
بخشدے رحمت سے اپنے سب قصور / اور رحمانی صفت کا کر ظہور
تو ہے بہتر رحم کرنیوالوں کا / ہاں مداوا ہم سی خستہ حالوں کا

(۴۸) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۞ پ - ع

رحم کر اور بخشدے اے میری رب / تیری رحمت کے ہیں حاجتمند سب
مغفرت تیری کے ہیں طالب تمام / رحم کرنیوالا ہے تو لا کلام

(۴۹) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۞ پ - ع

ربنا ہم کو دکھا راہِ صواب / تا نہ ہونے پائے دوزخ کا عذاب
جو گناہ ہم سے ہوئے بخشدے / اور دوزخ کو ہٹائے رکھ پرے
اس جہاں میں بھی جہنم ہیں کئی / رکھ مجھے محفوظ دائم ان سے بھی

(۳۲) رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ
الْاَصْنَامَ ۞ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ
تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞
رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ
عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ
اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۞ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ
وَمَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۞ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۞ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ۞ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۞ پ ع ابراہیم

ربنا اس شہر کو مامن بنا / ہر طرح کے شر سے اسکو بچا
اور مجھکو نیز میری نسل کو / فضل سے اپنے کرا ایسا نیک خو
وہ پرستش سے بتوں کی ہو نفور / بندگی میں تیری حاصل ہو سرور
بت نہ یہ جو ظاہرا ہیں دیکھتے / بلکہ وہ بھی دل کے اندر جو بنے
خواہشوں کے یا کسی تعظیم کے / الغرض جن سے کہ مشرک ہوں سبھی
سب سے تو ان کو بچا پروردگار / تیری بخشش کے ہیں سب امیدوار
اور جو کرتا ہے میری پیروی / میرے وعدہ میں ہیں شامل بس وہی
لیک جو مجھ سے کنارہ کش ہوا / وہ ہلاکت کے جہنم میں پڑا
ہاں مگر رحمت سے تیری ہے رجا / بخش دیگا اسکو بھی تو برملا
ربنا تو خوب ہے یہ جانتا / ہیں نے کچھ اولاد اپنی دی بسا

ایسے وادی میں جہاں کھیتی نہیں	اور نظر سبزی کہیں آتی نہیں
ہاں مگر دل میں ہے یہ یقیں	ربنا نصرت تری ہوگی قریں
تیرے گھر کے پاس آبیٹھا ہوں میں	ہمرہ اولاد یاں بستا ہوں میں
ربنا تیری نمازیں ہم پڑھیں	اور مدارج میں رفیق اپنے بڑھیں
ان دلوں کو کردے مائل اس طرف	وہ رکھیں اس کعبہ کی جانب شغف
ذکر سے داغ گنہ دھوتے رہیں	جمع انساں اس جگہ ہوتے رہیں
وہ ترے مرسل کا آ دیکھیں مقام	اور اٹھائیں فائدے یاں خاص و عام
ماسوا اسکے وہ لے آئیں ثمر	اور یہ بیٹھے بٹھائے کھائیں گھر
ربنا واقف ہے تو ہر راز سے	جو چھپائے ہم نے جو ظاہر کئے
خالق ارض و سما پر کوئی چیز	چھپ نہیں سکتی یہی سب کو تمیز
بس میری ساری مرادیں پوری کر	تجھکو کل حالت کی ہے سب کچھ خبر
شکر حق جس نے کئے مجھکو عطا	اس بڑھاپے میں دو بیٹے باحیا
بیٹے جن پر ناز کل خلقت کرے	یعنے اسمٰعیل اور اسحٰق سے
ان میں برکت دے الٰہی بے شمار	ان سے پیدا ہوں رسول کامگار
اس میں کیا شک ہے میرا پروردگار	سنتا ہے ساری دعائیں بار بار
جو مناسب ہو وہ کرتا ہے قبول	مطلب ہر اہل حاجت ہو حصول
اے میرے رب مجھکو ایسا تو بنا	میں ہوں پابند نماز باصفا
اور میری اولاد بھی کل ایسی ہو	وہ نمازیں بس تیری ہی پڑھتی ہو
ربنا یہ سب دعائیں کر قبول	اور مرے مطلب ہوں سارے حصول
ربنا اپنی حفاظت میں مجھے	اور سب ایمانداروں کو تو لے
خاص کر والد کو میرے اے کریم	بخش دیجئے سنفرت تیری عظیم

وہ بروز حشر سارے شاد ہوں
جنت الفردوس میں آباد ہوں

تو وہ رب ہے جو ہے دیتا بے طلب	مستعان کشتۂ طعن و تعب

(۴۳) رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ پ۱۸ - ع۲ -

اے میرے رب تو میری امداد کر	اور ان کفار کو برباد کر
یہ میری تکذیب کرتے ہیں تمام	اور ایذا دیتے ہیں ہر صبح و شام
ظلم کا ان کو چکھا دے اب مزا	اور نصرت میری کر بے انتہا

(۴۴) رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ پ۱۸ ع۲

اے میرے رب تو ہی ہے پروردگار	میں تیرے در پر گرا زار و نزار
ہم جہاں اتریں مبارک ہو مقام	ہر طرح کی نعمتیں مل جائیں عام
ساحل مقصد پہ کشتی جا لگے	اور برکت کی زمیں پر آ لگے
ربنا تیرے کرم کا ہے یقین	ذات ہے تیری ہی خیر المنزلین

(۴۵) رَبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پ۱۸ - ع۴ -

اے میرے رب ظالموں سے دے نجات	ان میں شامل کرنیوالی ہو نہ بات
میں رہوں محفوظ جب آئے عذاب	میری حالت ہو نہ عالم میں خراب
التماس حفظ و نصرت کرتا ہوں	تا تیرے قہر و غضب سے میں بچوں

کافروں پر تیرا نازل ہو عذاب
مومنوں پر فضل رکھنا بے حساب

رحم فرما میرے حال زار پر — میں کہاں جاؤں تیرا در چھوڑ کر
رحم کرنے والا ہے تو بے حساب — اس ہٹا لے مجھ سے یہ اپنا عذاب
میرے جسم و روح میں ہیں جو فساد — دور کر دے فضل سے ہو جاؤں شاد

(۴۰) لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ ۝ پ ۔ ع

ما سوا تیرے نہیں کوئی اِلٰہ — اے میرے رب جس سے مانگوں میں پناہ
پاک ہے ہر نقص سے تو ذوالجلال — ظلمتِ غم سے مجھے جلدی نکال
ظلم کر بیٹھا ہوں اپنی جان پر — اے میرے مولا تو مجھ پر رحم کر
خواب غفلت سے مجھے دیدے نجات — مومنوں کی مجھ میں پیدا کر صفات

(۴۱) رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِينَ ۝ پ ۔ ع

اے میرے رب قادرِ مطلق خدا — اک سعادتمند بیٹا کر عطا
میں اکیلا ہی نہ چھوڑا جاؤں یاں — بلکہ قدرت ہو تیری مجھ پر عیاں
ہاں مجھے ملجائے میرا جانشیں — گرچہ بیشک تو ہے خیر الوارثیں

(۴۲) رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ

پ سورہ انبیا

اے میرے رب تو ہی واحد لا شریک — فیصلہ ہم لوگوں میں کر دے ٹھیک ٹھیک
ٹکڑے ٹکڑے کر دے باطل کا صنم — تا نہ کرنے پائیں اعدا کچھ ستم
اور اپنے حق کو غلبہ بخش دے — تا قیامت وہ یونہی بڑھتا رہے
ربنا دشمن سے جو ہے اختلاف — فیصلہ کر دے تو اس میں صاف صاف

(۴۳) رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ۝ پ ۔ ع

ربنا جو ہیں ہمارے والدین — دین و دنیا میں انہیں حاصل ہو چین
وہ تیری ظلِّ ربوبیت میں ہوں — اور ہمیشہ سایۂ رحمت میں ہوں
جیسے بچپن میں مجھے پالا کئے — ایسا ہی تو بھی انہیں رحمت میں لے
ہر پریشانی سے وہ محفوظ ہوں — اپنے بچوں سے سدا محفوظ ہوں
اپنا گلشن دیکھ کر ہوں باغ باغ — وہ نہ ہجرت کا کسی کے کھائیں داغ

(۴۴) رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيرًا ۝ پ ۔ ع

ربنا اس جا پہ داخل کر ضرور — ہر طرح سے جو کہ ہو دار السرور
اور مجھکو ان مصائب سے نکال — اور اک آرام کے موضع میں ڈال
یعنے مجھکو تو عطا کر وہ مقام — جس میں دکھ پہنچا نہ سکتے ہوں عوام
اور اطمینان قلبی ہو عطا — ذکر میں تیرے رہے ملتا مزا
دین حق پھیلے بعز و احترام — اور دشمن نیچا دیکھیں بے مرام
غلبہ اعدا پر تیری سرکار سے — اے خدا نے پاک ملجائے مجھے
ہر طرف ڈنکا بجے اسلام کا — دین ہو جانے یہ خاص و عام کا

(۴۵) رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝ پ ۔ ع

سورہ کہف

ربنا رحمت تیری ہو ہمقریں — جس کا ہم بندوں کو ہے ہر دم یقیں
اور اسباب ایسے حاصل ہوں ہمیں — کامیابی کے سبھی رستے کھلیں

جو ارادے کر چکے ہیں اس مقام	وہ تیری رحمت سے ہو جائیں تمام
ہر جگہ ہوں الغرض ہم کامیاب	رشد دکھلائے ہمیں راہِ صواب

(۳۶) رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۝ پ۱۶ سورۂ مریم

ہڈیاں اے رب میری کمزور ہیں	اب جوانی کے کہاں وہ شور ہیں
ہے بڑھاپا سر پہ اپنے آگیا	جو مثالِ شعلہ سر پر چھا گیا
اور میں نے جب کبھی ہے کی دعا	تیری درگہ سے نہیں خالی پھرا
بلکہ تو سنتا رہا ہے التجا	میں نے جو مانگا وہی تو نے دیا
اب مری اک عرض ہے گر ہو قبول	دل میں جتنے ہیں مقاصد ہوں حصول
ڈرتا ہوں میں اپنے کل اخلاف سے	ہے محافظ دین کا کون ان میں سے
کوئی بھی یا رب نہیں آتا نظر	اور بیوی بانجھ ہے میری ادھر
اب کروں کیا تو ہی کر اپنا کرم	ہو عطا بیٹا رشید و محترم
جو مرا وارث ہو اور یعقوب کا	دین کی خدمت ہو کام جس کا سدا
اپنی مرضی کا غلام اس کو بنا	لوگوں کو اس کی اطاعت میں لگا
جذب کامل رکھتا ہو وہ نیک خو	اور مقبولِ نظر دنیا میں ہو

(۳۷) رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِی ۝ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ۝ وَاَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ۝ كَیْ نُسَبِّحَكَ

كَثِیْرًا ۝ وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ۝ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ۝ پ۱۶-ع۲ طٰهٰ

اے میرے رب انشراحِ صدر کر	اور ہلالِ دین کو تو بدر کر
کھول دے سینہ میرا تو سر بسر	اس میں بھر دے گنجِ عرفاں کے گہر
مشکلیں آسان ہو جاویں تمام	اور پورے ہوں کئے میں نے جو کام
اور زباں کا میری عقدہ کھول دے	یہ فصاحت سے مجاہد بولدے
ہو زباں میں میری کچھ ایسا اثر	سنتے ہی سب مان جائیں بے خطر
اور جو کچھ میں کہوں سمجھیں اسے	مطلع ہوں دین کی ہر بات سے
اک بنا دے ساتھی مجھکو اہل سے	جو بچائے خلق کو ہر جہل سے
کر شریک اس کو مرے اس کام میں	برکتیں پھیلیں تیرے اسلام میں
ہم بیاں کرتے رہیں تقدیس کا	اور مٹادیں نام ہر ابلیس کا
ذکر تیرا ہر جگہ کرتے رہیں	اپنا نگراں تجھکو ہر دم جان لیں
حاضر و ناظر تجھے کر لیں یقیں	پھر گناہ تو ہم سے ہوسکتے نہیں

(۳۸) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ پ۱۶ - ع۵ سورۂ طٰهٰ

اے میرے رب علم کر مجھکو نصیب	دن بدن اس سے بنا اپنا حبیب
علم اپنی معرفت کا کر عطا	اس کو اپنے فضل سے ہردم بڑھا
ہر طرح کا علم ہو حاصل مجھے	دین و دنیا میں مجھے درجہ ملے

(۳۹) اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ پ۱۷ - ع۶ انبیا

اے میرے رب مجھکو جو کچھ ہے ضرر	اس کو اپنے فضل سے تو دور کر

بزم احمدی

احمدی خاتون مسماۃ جن کے اخبار کی قیمت عالیجناب قاضی نظیر حسین صاحب تحصیلدار بھاگ نے اپنی جیب سے ادا کرنی چاہی ہے ان کے اس نیکی کے بدلہ میں تحریر کرتی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ قاضی صاحب کو ترقی ایمان دیوے اور عاقبت بخیر کرے اس سے پیشتر وہ نصف قیمت اخبار کی ادا کر چکی تھیں وہ کارخانہ کی طرف سے ان کو واپس کیجاتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ حضرۃ اقدس کی زیارت کے لئے قادیان آنا چاہتی ہیں۔

کیا عمدہ ہو۔ کہ اگر ہمارے ذی استطاعت احباب اپنی غریب احمدی بھائیوں کو زاد راہ دیکر امام الزمان سے ملاقات کرا دیا کریں۔

مرزا امتیاز بیگ صاحب رئیس کلانور تحریر فرماتے ہیں کہ کرشن اوتار کے مسئلہ پر روشنی ڈالی جاوے۔ گذارش ہے کہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے اب کتاب کشف الاسرار کو قریبا ختم کرلیا ہے۔ اور مولانا صاحب کا قلم جس قسم کا زبردست ہے اسے ہر ایک جانتا ہے اور وہ کتاب شائع ہوکر ہدیہ ناظرین ہوگی ہاں بذات خود بھی اس کے متعلق میٹر جمع کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

نامہ نگار اصحاب کو اس میں شک نہیں کہ یہ ضرور جوش ہوتا ہے کہ ان کا مضمون بہت جلدی شائع ہو جاوے۔ لیکن کارخانہ اسکا پابند ہرگز نہیں ہوسکتا مضمون جس ترتیب سے آتے ہیں وہ بھی مدنظر ہوتی ہے۔ اور پھر ضرورت بھی دیکھی جاتی ہے اور کارخانہ اس امر کا پابند ہرگز نہیں ہے کہ ہر ایک امر اسے ضرور شائع کرے۔ گر ہمارے احباب جو للہ قلم اٹھاتے ہیں وہ تو عنداللہ اجر کے مستحق ہو جاتے ہیں پھر تاخیر و تعجیل کی شکایتیں مناسب نہیں سمجھی۔ … حال انسپکٹر … تحریر کرتے ہیں۔ کہ احمدی احباب کو قرضہ دینے کے لئے ایک کمیٹی قائم کیجاوے۔ ہماری رائے میں انکا یہ سوال بہت قبل از وقت ہے۔ ابھی قوم کی حالت اسکی متحمل نہیں اور نہ وہ اسباب موجود ہیں یہ وقت تو چاہتا ہے۔ کہ واقرضوا اللّٰہ قرضا حسنا۔ وما تنفقوا من خیر تجدوہ عنداللہ جہاں تک ہوسکے قادیانی ضروریات میں دل کھولکر روپیہ صرف کریں۔ خدا ہر ایک کے اخلاص کے لحاظ سے پورا اجر دیگا۔

… کے جواب میں بھی یہی اصول ترتیب مدنظر رکھی جاتی ہے

مفت اخبار۔ شیخ محمد یوسف صاحب نے جس اخبار کی قیمت ادا کی تھی وہ ڈسکہ میں ایک صاحب کے نام جاری ہوچکا ہے اور فضل محمد صاحب کیطرف سے چونکہ ابھی قیمت کا انتظار ہے۔ اس لئے اس کے وصول ہونے پر کسی اور صاحب کی درخواست پر توجہ کی جاویگی۔

مذہبی اور قومی تعصب

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تعصب ایک بری صفت ہے اور یہ انسان میں ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ انکی غلطی ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی شے ہے جو کہ انسان کی فطرت میں مرکوز ہے۔ اور خدا کی مخلوق ہے۔ اور خدا نے ہر ایک شے کو حق اور حکمت سے پیدا کیا ہے۔ لہٰذا اسکا انسان میں ہونا حکمت سے خالی نہیں ہے ہر ایک شے کا بے محل استعمال اسے مذموم بنا دیتا ہے اسیطرح اگر تعصب کو بھی بے محل استعمال کیا جاوے تو یہ مذموم ہے لیکن اگر محل پر استعمال ہو تو قوم کے عروج اور اقبال کا باعث بھی یہی ہوتا ہے۔

اسوقت مذہبی اور قومی تعصب جو ہندوؤں پر … اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق جو تعصب برتا جارہا ہے انہیں صرف دوسرے مذاہب کے لوگ ہی داخل نہیں بلکہ دنیادار بھی داخل ہیں پس ظاہر ہے کہ جب یہ حال ہے تو سوائے احمدی جماعت کے خواندہ دوستوں کے اور کون الحکم کو خرید سکتا ہے اس لئے دنیادار اور دوسری قوموں کے مقابلہ پر ہمارے دوستوں میں ایک جائز تعصب کی اشد ضرورت ہے جسکے جوش میں وہ کسی احمدی بھائی کو بھی اس پرچہ کی خریداری سے خالی نہ رہنے دیں۔ غیر اقوام کا تعصب نفسانیت مبنی ہے۔ لیکن احمدیوں کا تعصب چونکہ للہیت کا رنگ رکھتا ہے اس لئے وہ اس میں عنداللہ ماجور ہو سکتے ہیں۔

ایک احمدی بہن نے حیدر آباد دکن میں ………… سفتہ گذشتہ میں یہ خواب دیکھا۔ کہ ایک عورت بھنڈارے کی مسجد کے دروازے پر ڈالی گئی ہے۔ (یہ مسجد حیدر آباد دکن میں ہے) اور اس کو ایک شخص جو اسکا خاوند ہے یا کوئی اور ہے سخت مار رہا ہے۔ یہانتک کہ اسکا سر کاٹکر پھینکدیا ہے اور دھڑ لٹک رہا ہے۔ اور بڑا مجمع اردگرد پڑا ہے۔ جب اس شخص سے پوچھا گیا۔ کہ تو نے ایسا کیوں کیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ حضرت امام مہدی مرزا غلام احمد امام قادیانی تشریف لائے ہیں اور یہ اسکی منکر تھی تو اسکی یہی سزا تھی

درخواست دعاء

بابو قادر علی صاحب رکارڈ کیپر مدراس نے درخواست کرتے ہیں کہ گناہ سے بچا رہنے کی استطاعت حاصل ہونے کی ان کے حق میں دعا فرمائی جاوے اور چند ایک ابتلاء ان کو درپیش ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صبر عطا فرماوے اور انجام بخیر ہو

بابو نورالدین صاحب کلرک ڈاک خانہ گوردا سپور تحریر کرتے ہیں کہ انکا بھائی تپ دق سے بیمار ہے۔ بقوت امکان اسکی صحت کیلئے دعا فرمائی جاوے۔

خود میری اہلیہ بھی بعارضہ بخار مبتلا ہیں درخواست ہے کہ اس کے حق میں صحت کی دعا فرمائی جاوے۔ (ایڈیٹر)۔

بشارت علی خاں صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر لوہارو امتحان مد میں کامیابی کیلئے دعا کے خواستگار ہیں۔

استفسارات اور انکے جوابات

بابو غلام غوث صاحب گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں کہ ایک اپنے بھائی گرداور کسی زمیندار کے ہاں سے سفر و حضر میں روٹی تک نہیں کھاتے۔ اور لسی بھی اگر وہ پیش کریں تو نہیں پیتے۔ حتےٰ کہ ایک بار ان کے پیٹ میں سخت درد ہوئی۔ تو ایک زمیندار نے اجوائن دی مگر جب تک اس نے اس کے عوض ایک پیسہ نہ لے لیا۔ تب تک گرداور صاحب نے اسے اپنے نفس پر حرام جانا

جوابا گذارش ہے کہ انہیں کسی قسم کا فتوےٰ نہیں پایا جاتا بلکہ یہ سب کچھ تقوےٰ کے خیال پر مبنی ہے۔ جس حالت میں کہ زمینداروں کو گرداوروں سے ناجائز فوائد اٹھانے کی آرزو رہتی ہے۔ تو اگر ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کی رغبت سے نفس کو بچانے کیلئے پرہیز کیا جاوے تو قبیح نہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تقوےٰ اور شے ہے اور فتوےٰ اور شے ہے۔ فتوےٰ عام ہوتا ہے۔ اور تقوےٰ کا تعلق ہر ایک شخص کی اپنی نفس کی حالت اور حیثیت سے ہے۔ حالانکہ فتوےٰ محض … حالات کی بناپر دیا جاتا ہے۔ جہانتک میرا خیال ہے۔ گرداور صاحب کا یہ فعل تقوےٰ پر مبنی ہے۔ اور نفس کے ساتھ ایک مجاہدہ ہے۔ اور لوگوں کیلئے ایک قابل اتباع نمونہ ہے بشرطیکہ اسکے ساتھ ترش بدلی نہ ہو۔ اور بلا اس قسم کی تعلقات کے پھر بھی وہ اپنے وجود کو جائز طور پر اپنی متعلق سوسائٹی کے لئے مفید ثابت کرتے ہیں امانت کا جواب آئندہ درج ہوگا۔

چراغ الدین صاحب احمدی خریدار ۳۹۴۸۔ اگر ملازمت کی ایسی صورت ہے کہ انسان کو ہر روز ہیڈ کوارٹر سے باہر رہنا پڑتا ہے۔ تو وہ سفر ہی ہے خواہ کئی ماہ تک رہے۔ اور ان کا اختیار ہے۔ اگر چاہیں تو دوگانہ ادا کرتے رہیں۔

حافظ احمد دین صاحب چک سکندر۔ جس عورت کا خاوند چار سال سے مفقود الخبر ہے۔ اسے اختیار ہے۔ کہ عدالت سے اجازت حاصل کر کے نکاح کرلے۔ … ماہ عدت کے ضرور گذارے۔ …

علی محمد صاحب اور محمد ظہیرالدین صاحب کے استفسار کا جواب انشاء اللہ آئندہ نمبر میں دیا جاویگا۔

مختلف نوٹ

آریہ غور کریں۔ اخبار ہندوستان ہنکاری کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ کہ سورہ بقر کے شروع میں الم لکھکر پھر آیت شروع کی گئی ہے اصل میں یہ اوم تھا جو کہ سنسکرت کے ہر منتر کے شروع میں لکھا جاتا ہے۔ اسکی عربی شکل بنانے کیلئے و کو ل سے بدلا گیا ہے۔

اگرچہ یہ ایک دعوےٰ ہے جس کا کوئی ثبوت دیگر شواہد علم اللسان سے نہیں دیا گیا۔ لیکن ہم سردست اس بحث کو نظرانداز کر کے آریوں سے پوچھتے ہیں کہ جب الم یہ تغیر شکل اوم ہی تھا۔ تو تمہارے مہاشوں نے جیکسدر کر اسپر اعتراض کیوں کیا۔ اور یہ بات جو تم کو اب سوجھی۔ اعتراض کرتے وقت کیوں نہ سوجھی۔ مگر نادانستگی میں کسی کندہ ناتراش نے اسے محل اعتراض بنایا تھا۔ تو کاش ہنکاری ہی اس کی تغلیط کرتا۔ تاکہ مسلمان اس اعتراض کے جواب پر قلم نہ اٹھاتے۔ یہ سنتے بعد از جنگ اب آریوں کا حصہ ہے۔

کیا ستیارتھ پرکاش والے اسپر غور کرینگے۔ اور اپنے پہلے بیانات و اعتراض کو جو حروف مقطعات پر تھے۔ واپس لینگے۔ ہرگز نہیں کیونکہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور ہوتے ہیں اگرچہ سماج کا نیم تو ہے۔ کہ راستی کو قبول کرینگے۔ مگر یہ صرف قول ہے نہ کہ عمل۔

تغیر موسم ۔ مسٹر جان ایلیٹ مشہور عالم حوادث موسم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آفتاب کے داغ کا اثر موسم پر ضرور پڑا کرتا ہے اس لئے خیال کیا گیا ہے کہ موجودہ سردی اور آسمان کے ابر آلود رہنے کا باعث وہ داغ ہے جو کہ حال میں سورج میں دیکھا گیا ہے

پونا کے رصدگاہ نے اسے آفتاب کے جنوبی نصف کرہ میں معلوم کیا ہے۔ اور صبح نو بجے سے پیشتر ایک ایسے شیشے کے ذریعہ جسپر کاجل لگایا گیا ہو نظر آسکتا ہے۔

شق القمر ۔ جیسے سورج میں ایک بڑا بھاری داغ دیکھا گیا ہے ایسے ہی حال ہی کی تحقیقات سے چاند میں ایک شگاف اسی (۸۰) میل لمبا اور چند فیٹ چوڑا معلوم ہوا ہے جو کہ حال میں پڑا ہے۔

قانون قدرت کی حد بست کرنیوالے اور خدا تعالیٰ کے قادرانہ تصرفات سے منکر لوگ غور کریں۔ کہ کیا اس کے کارخانہ میں کسیکو دخل ہے۔ انسان کی کوشش صرف اسقدر تھی۔ کہ تغیر کے وجود کو معلوم کرے۔ مگر کیا اب وہ اس شگاف اور گڑھے کو پر کرسکتی ہے ہرگز نہیں۔ پس سوائے عجز اور انکسار کے اور کیا چارہ ہے

یہ تبدیلیاں جو اسوقت نظام فلکی میں ہو رہی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بین نشان ہیں کیونکہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے تغیرات فلکی کے وقت ایک انقلاب عظیم دنیا میں ہوتا ہے جیسے کہ پ ۱۳ ع ۱۹ میں ہے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموٰت وبرزوا للّٰہ الواحد القہار وتری المجرمین مقرنین فی الاصفاد ..... الخ۔ اس ... سے یہ امر ظاہر ہے کہ موجودہ حالت موسم کی خدائی نعمت قہاریت کی خبر دے رہی ہے اور آثار بھی اس قسم کے نظر آ رہے ہیں کہ سردی سے تمام فصلیں خراب ہو گئی ہیں جس سے سخت قحط کا اندیشہ ہے اور صحت پر ایک خطرناک اثر پڑ رہا ہے جس سے کثرت اموات کا احتمال ہے اور یہ وہی اصفاد اور زنجیریں ہیں جن میں المجرمین نے جکڑا کر رہنا ہے۔ مبارک وہ جو پاک تبدیلی اور خدا سے صلح کرے۔

کتابی ضمیمہ

اس ہفتہ بھی ادعیہ قرآن شریف کتابی شکل میں ہدیہ ناظرین کیجاتی ہیں اور اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یہ سلسلہ کتابی شکل کا سردست بلا امتیاز ہر ایک خریدار الحکم کو دیا جاتا ہے لیکن جب وقت قرآن شریف کی کل دعائیں ختم ہو جاویگی۔ تو پھر یہ ضمیمہ کتابی شکل کا صرف ان لوگوں کیخدمت ارسال ہوا کریگا۔ جو کہ تین روپیہ سالانہ پر الحکم کے خریدار ہیں اس لیئے جن احباب نے ڈھائی روپیہ سالانہ چندہ منظور فرمایا ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ سال بھر ضمیمہ ان کیخدمت میں پہنچتا رہے۔ تو وہ اجازت دیں۔ کہ آٹھ آنہ کا وی پی ان کیطرف ارسال کیا جاوے

صفحہ ۳ پر جو الوصیت کا مضمون حضرت امام الزمان علیہ السلام کی طرف سے ہے۔ احمدی احباب کو چاہیئے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی کے خیال سے اپنے اپنے اخراجات پر چھاپ کر اسے اپنے شہروں اور گاؤں میں مفت تقسیم کریں۔ تاکہ کوئی ہلاک ہوتی ہوئی روح ان کے ہاتھ سے تسخیر ہو جاوے۔

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل ... چھپکر شائع ہوا